رکوع کی دعائیں

ابنِ حسن المحمدی

★★★سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ، بیان کرتے ہیں :

لمّا نزلت (فَسَبِّحْ بِاِسْمِ رَبِّکَ الْعَظِیْمِ)(الواقعۃ : ۷٤)قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم : اجعلوھا فی رکوعکم ، فلمّا نزلت (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی)(الاعلیٰ : ۱) قال : اجعلوھا فی سجودکم ۔

''جب (فَسَبِّحْ بِاِسْمِ رَبِّکَ الْعَظِیْمِ)(الواقعہ : ۷٤) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، اسے رکوع میں پڑھو، جب (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی)(الاعلیٰ : ۱)نازل ہوئی تو فرمایا ، یہ سجدے میں پڑھو۔''

(سنن ابی داؤد : ۸٦۹، سنن ابن ماجہ : ۸۸۷، المستدرک للحاکم : ۱/۲۲۵، وسندہ، صحیح)

اس حدیث کو امام ابنِ خزیمہ(٦۰۱) ،اور امام ابن حبان (۱۸۹۸) نے ''صحیح '' اور امام حاکم نے ''صحیح الاسناد '' کہا ہے ،موسیٰ بن ایوب الغافقی کو امام ابنِ معین کے علاوہ جمہور نے ''ثقہ '' قرار دیا ہے ۔

اس حدیث کے دوسرے راوی ایاس بن عامر کو امام عجلی ، امام یعقوب بن سفیان ، امام ابنِ خزیمہ ، امام ابنِ حبان اور امام حاکم رحمہم اللہ نے ''ثقہ '' کہا ہے ، لہٰذا حافظ ذہبی کی تعلیل مردود ہے ، حا فظ نووی (خلاصہ الاحکام للنووی : ۱/۳۹٦)نے اس کی سند کو '' حسن '' کہا ہے ۔

ثابت ہوا کہ رکوع و سجود میں دعا پڑھنے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے ، لہٰذا انتٰہائی عاجزی و انکساری ، خشوع و خضوع اور حضورِ قلب و یقین کے ساتھ رکوع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت و ماثور دعائیں پڑھیں ، اس حدیث کی وضاحت درجِ ذیل احادیث سے ہوتی ہے :

(۱) سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک رات نبی ئ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ (تہجد)ادا کی ، (حدیث ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں):

ثمّ رکع ، فجعل یقول : سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ، فکان رکوعہ نحواً من قیامہ ۔

''پھر نبی ئ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا تو (رکوع میں)سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ (پاک ہے میرا رب عظمت والا)شروع

کیا ، آپ کا رکوع آپ کے قیام کے برابر تھا۔''(صحیح مسلم : ۷۷۲)
٭۲ سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنے قبیلے کو اکٹھا کر کے نماز پڑھ کر دکھائی اور اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز قرار دیا : ثم کبر، فرکع ، فقال : سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ ، ثلاث مرارٍ ۔
''پھر آپ نے اللہ اکبر کہا ، رکوع کیا ، پھر تین بار کہا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ (اللہ پاک ہے ، اس کی تعریف ہے)۔''(مسند الامام احمد : ۵/۳٤۳، وسندہ، حسن)
اس کے راوی شہر بن حوشب جمہور کے نزدیک ''ثقہ'' ہیں ۔
٭۳ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدے میں یہ دعا کثرت سے پڑھا کرتے تھے : سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ
''اے اللہ ! تو پاک ہے ، اے ہمارے رب ! تیری ہی تعریف ہے ، اے اللہ ! مجھے معاف فرما ۔''
(صحیح بخاری : ۷۹٤، صحیح مسلم : ٤۸٤)
٭٤ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدے میں یہ دعا پڑھتے :
سُبُّوْحٌ ، قُدُّوْسٌ، رَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ وَالرُّوْحِ ۔ ''(اللہ)نہایت پاک ،بہت زیادہ بڑائی اور عظمت والا اور عیوب و نقائص سے خوب پاک و منزہ ہے ، جو فرشتوں اور روح (جبریل)کا رب ہے ۔''(صحیح مسلم : ٤۸۷)
٭۵ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک رات میں نے نبی ئ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گم پایا ، میں نے خیال کیا کہ آپ اپنی کسی زوجہ محترمہ کے پاس گئے ہوں گے ، میں نے تلاش کیا ، پھر واپس لوٹی کہ اچانک آپ کو پایا کہ رکوع یا سجدہ میں یہ دعا پڑھ رہے تھے :
سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ
''تو پاک ہے ، تیری ہی تعریف و ثناہے ، تیرے سواکوئی معبود ِ(برحق)نہیں ہے۔''(صحیح مسلم : ٤۸۵)
٭٦ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں یہ دعا پڑھی :
اَللّٰھُمَّ لَکَ رَکَعْتُ ، وَبِکَ آمَنْتُ ، وَلَکَ اَسْلَمْتُ ، اَنْتَ رَبِّیْ ، خَشَعَ لَکَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَمُخِّی وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِہٖ قَدَمِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔

"اے اللہ ! میںنے صرف تیرے ہی لیے رکوع کیا اور تجھ پر ہی ایمان لایا ، تیر ا ہی مطیع ہوں ، تو ہی میر ا رب ہے، میرے کا ن ، میری آنکھیں ، میرا سر ، میری ہڈّیاں ، میرے پٹھے اور (جسم)جسے میرے پاؤں اٹھا ئے ہوئے ہیں ، اللہ رب العٰلمین کے لیے خشوع و عاجزی کرنے والے ہیں ۔"

(صحیح مسلم : ۷۷۱، مسند الامام احمد : ۱/۱۱۹، واللفظ لہ،)

★۷ سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (نماز میں)کھڑا ہو ا ، آپ نے سورۂ بقرہ کی قراء ت کی ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم رحمت والی آیت سے گزرتے تو رک کر رحمت کاسوال کرتے ، عذاب والی آیت سے گزرتے تو رک کر پناہ طلب کرتے ، نبی ئ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قیام کی مقدار رکوع کیا اور رکوع و سجدہ میں یہ دعا پڑھی :

سُبْحَانَ ذِیْ الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَکُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَۃِ

"قہر وقدرت ، طاقت و عظمت ، عظیم الشان سلطنت و بادشاہت ، کبریائی اور عظمت والے اللہ کی میں تسبیح بیان کرتا ہوں۔"(سنن أبی داؤد : ۸۷۳، سنن نسائی : ۱۰۵۰، وسندہ، صحیح)

حافظ نووی نے اس کی سند کو "صحیح " کہا ہے۔(خلاصہ الاحکام : ۱/۳۹۶)

★۸ سیدنا جا بر بن عبداللہ الانصاری رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ئ کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے :

اَللّٰھُمَّ لَکَ رَکَعْتُ ، َوبِکَ آمَنْتُ ، وَلَکَ اَسْلَمْتُ ، وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ ، اَنْتَ رَبِّیْ ، خَشَعَ لَکَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَدَمِیْ وَلَحْمِیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔

"اے اللہ ! میں نے صرف تیرے لیے رکوع کیا اور تجھ پر ہی ایمان لایا ، صرف تیرے لیے مطیع و فرمانبردار ہوں ، میں صرف تجھ پر توکل و بھروسہ کرتا ہوں ، تو میرا رب ہے ، میرے کان ، میری آنکھیں ، میرا خون ، میرا گوشت ، میری ہڈیاں اورمیرے پٹھے ڈر کر اللہ رب العٰلمین کے لیے جھک گئے ہیں ۔"

(سنن نسائی : ۱۰۵۲، وسندہ، صحیح)

فائدہ نمبر ۱ :

رکوع وسجدہ میں قرآن پڑھنا ممنوع ہے ،جیسا کہ سیدنا ابنِ

عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ألا وانّی نهیت أن أقرا القرآن راکعاً او ساجداً ۔
''آگاہ رہو کہ رکوع و سجود کی حالت میں قرآن پڑھنے سے مجھے منع کیا گیا ہے ۔''(صحیح مسلم : ٤٩٧)
سیدنا علی رضی اللہ عنہ (صحیح مسلم : ٤٨٠)بیان کرتے ہیں :
نهانی رسول اللّہ صلّی اللّہ علیہ وسلّم أن أقرا القرآن راکعاً او ساجداً ۔
''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حالتِ رکوع وسجود میں قرآن پڑھنے سے منع فرمادیا ہے ۔''
فائدہ نمبر ٢: کم از کم تسبیحات تین مرتبہ پڑھیں ، سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنے قبیلے کو جمع کرکے نماز پڑھ کر دکھائی اور اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز قرار دیا :
ثم کبّر، فرکع ، فقال : سُبْحَانَ اللّہِ وَبِحَمْدِہٖ ، ثلاث مرارٍ
''پھر آپ نے اللہ اکبر کہا ، رکوع کیا ، پھر تین بار کہا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ (اللہ پاک ہے ، اس کی تعریف ہے)۔''(مسند الامام احمد : ٥/٣٤٣، وسندہ، حسن)
جعفر بن برقان رحمہ اللہ کہتے ہیں :
سألت میموناً عن مقدار الرّکوع والسّجود ، فقال : لا أدری أن یکون أقلّ من ثلاث تسبیحات ، قال جعفر: فسألت الزّہری ، فقال : اذا وقعت العظام واستقرّت ، فقلت لہ : انّ میموناً یقول : ثلاث تسبیحات ، فقال : ہو الّذی أقول لک نحوٌ من ذٰلک ۔
''میں نے میمون بن مہران تابعی رحمہ اللہ سے رکوع و سجود کی مقدار کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا ، میں تین تسبیحات سے کم درست خیال نہیں کرتا ، جعفر بن برقان کہتے ہیں ، میں نے امام زہری رحمہ اللہ (تابعی)سے اس کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا ، جب ہڈیاں اپنی جگہ پر پہنچ جائیں اور قرار پکڑ لیں، میں نے کہا کہ میمون تو کہتے ہیں کہ (کم ازکم)تین تسبیحات ہوں تو فرمایا کہ میں بھی یہی کہتاہوں ۔''
(مصنف ابن ابی شیبہ : ١/٢٥٠،ح : ٢٥٨٣، وسندہ، صحیح)
امام حسن بصری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے : التّامّ من السّجود قدر سبع تسبیحات،والمجزیئ ثلاث ۔

''مکمل سجدہ تو سات تسبیحات سے ہوتا ہے ، تین بھی جائز ہیں ۔''(مصنف ابن ابی شیبہ : ۱/۲۵۰، وسندہ، صحیح)
امام شافعی رحمہ اللہ بھی (کم ازکم)تین دفعہ دعا پڑھنے کے قائل ہیں ۔(الام للشافعی : ۱/۱۱۱)
امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا بھی یہی مذہب ہے ۔(مسائل احمد لابنہ عبداللہ : ۷٤)
ثا بت ہوا کہ رکوع وسجود میں کم ازکم تین بار تسبیحات پڑھنی چاہئیں ، زیادہ سے زیادہ کی حد متعین نہیں ، ان دعاؤں میں سے کوئی دعا انتہائی عاجزی و انکساری ، خشوع و خضوع اور حضورِ قلب اور یقین کے ساتھ پڑھیں ، دنیا و آخرت کی بھلائیاں سمیٹ لیں ، یہ نورانی اور مبارک دعائیں خود بھی باترجمہ پڑھیں اور اپنے بچوں کو بھی یاد بھی کروا دیں ۔

عمل نمبر ۲:
یوم عاشورا ء کا روزہ
یومِ عاشوراء یعنی دسویں محرم الحرام کا روزہ مشروع ہے ، سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں :
''جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یومِ عاشوراء کا روزہ رکھا اور اس کے بارے میں حکم بھی دیا تو صحابہ نے عرض کی ، اے اللہ کے رسول! اس دن کو تو یہود و نصاریٰ تعظیم کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم اگلے سال نویں محرم کا بھی روزہ رکھیں گے ۔''
ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اگلا سال آنے سے پہلے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ۔(صحیح مسلم : ١١٣٤)
اس حدیثِ مبارک سے نویں اور دسویں محرم الحرام کے روزہ کی مشروعیت ثابت ہوتی ہے ، یہ بھی معلوم ہو ا کہ یومِ عاشوراء دسویں محرم ہے ۔
حکم بن اعرج رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما چاہِ زمزم کے پا س اپنی چادر کو تکیہ بنا کر ٹیک لگائے بیٹھے تھے ، اسی اثنا میں میں بھی پہنچ گیا ، میں نے عرض کی کہ مجھے یوم عاشوراء کے بارے بتائیے ، فرمانے لگے :
''جب آپ محرم کا چاند دیکھ لیں تو گنتی شروع کر دیں اور نویں محرم کی صبح کو روزہ رکھ لیں ، میں نے پوچھا کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی عمل مبارک تھا ؟ فرمایا ،
ہاں ۔''(صحیح مسلم : ۱۱۳۳)

حافظ بیہقی اس روایت کا مطلب واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں :
''گویا کہ سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کی مراد یہ ہے کہ یومِ عاشوراء کے ساتھ نویں محرم کا روزہ بھی مشروع ہے ، آپ نے سائل کے جواب میں ہاں اس لیے کہہ دیا کہ وہ خود رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نویں محرم کے روزے کا ارادہ بیان کرتے ہیں ۔''(السنن الکبرٰی للبیہقی : ٤/٢٨٧)

اس کی وضاحت سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کے اس قول سے ہوتی ہے ، فرماتے ہیں :
صوموا التّاسع والعاشر وخالفوا الیہود۔
''نویں اور دسویں محرم کا روزہ رکھ کر یہودیوں کی مخالفت کرو(وہ صرف یومِ عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے)۔''(السنن الکبرٰی للبیہقی : ٤/٢٨٧،